50801 ـ كم يا زيادہ ہونے والی جمع شدہ رقم كی زكاۃ كيسے ادا كی جائے گی ؟

سوال

بنك ميں ركھی جانے والی رقم ايك جيسی ہی نہيں رہتی، يعنی سال كے دوران اس ميں كمی يا زيادتی ممكن ہے، تو اس كی زكاۃ كس طرح ادا كی جائے گی ؟ جبكہ وہ رقم صرف جمع كرنے كے ليے ہی مخصوص نہيں، اور سال كے دوران كبھی كم اور كبھی زيادہ ہوتی رہتی ہے، تو اس رقم كی تحديد كيسے ہو گی جس پر سال مكمل ہوا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جب يہ رقم نصاب كو پہنچ جائے اور اس پر سال مكمل ہو جائے تو اس پر زكاۃ واجب ہو جاتی ہے، چاہے وہ رقم جمع رہنے كے ليے ہو يا نہ.

اور زكاۃ كا نصاب پچاسی گرام (85) سونا، يا پانچ سو پچانوے گرام (595) چاندی كے برابر رقم ہے.

اور اس ميں سے زكاۃ كی مقدار اڑھائی فيصد ہو گی.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (2795) كا جواب ديكھيں.

اس ليے اگر دوران سال مال نصاب سے كم ہو جائے تو سال منقطع ہو جائے گا، اور اس ميں زكاۃ واجب نہيں ہو گی، اور جب مال نصاب كو پہنچے تو پھر نئے سرے سے سال شروع ہو گا.

اور اگر مال دوران سال كچھ نہ كچھ زيادہ ہوتا رہے تو اس ميں تفصيل ہے:

اول:

اگر تو (نيا) حاصل ہونے والا مال پہلے مال كا نتيجہ ہے مثلا جمع كردہ مال كا ـ اسلامی مصارف سے حاصل ہونے والا ـ منافع تو اصل پر سال مكمل ہونے كی صورت ميں سارے مال كی زكاۃ دی جائے گی، چاہے منافع پر سال مكمل نہ بھی ہوا ہو بلكہ اسے چند يوم ہی ہوئے ہوں، اسی ليے فقہاء كا كہنا ہے كہ: منافع كا سال اصل مال كا سال ہی شمار ہو گا.

دوم:

اور اگر حاصل ہونے والا مال پہلے مال کا نتیجہ نہیں، بلکہ وہ مستقل مال ہے، مثلا وہ مال جو انسان اپنی تنخواہ سے جمع کرتا ہے، تو اصل یہ ہے کہ ہر مال کے ایک مستقل اور علیحدہ سال بنایا جائے، اور اس نئے مال کے حصول میں نصاب کی شرط نہیں ہو گی؛ کیونکہ پہلے مال میں نصاب موجود ہے.

اور اس بنا پر آپ نے جو مال رمضان المبارک میں جمع کیا تھا اس کی آئندہ رمضان میں زكاة ادا کریں، اور جو شوال میں جمع کرایا اس کی آئندہ شوال میں زكاة ادا کریں، اور اسی طرح باقی بھی.

اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کے لیے ایسا کرنا اور جمع کردہ ہر مال کے لیے علیحدہ حساب رکھنا مشکل اور مشقت کا کام ہے، اسی طرح اس کے لیے ہر جمع کردہ مال کی اس کا سال پورا ہونے پر اس کی علیحدہ زكاة نکالنا بھی مشکل ہے، لہذا اس کے لیے آسان یہ ہے کہ وہ پہلے جمع کردہ مال کا سال مکمل ہونے پر ہی سارے سال میں جمع کردہ مال کی بھی زكاة ادا کر دے.

تو اس طرح آپ نے اس مال کی بھی زكاة ادا کردی جس کا ابھی سال مکمل بھی نہیں ہوا اور ایسا کرنے میں حرج بھی کوئی نہیں، بلکہ یہ سال پورا ہونے سے قبل ہی جلد زكاة ادا کرنے میں شامل ہوتا ہے.

اس کی تفصیل سوال نمبر (26113) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، اور وہاں ہم نے مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا اس کے متعلق فتوی بھی نقل کیا ہے فائدہ کے لیے ہم اسے دوبارہ یہاں بھی نقل کرتے ہیں:

" جس کی ملکیت میں نصاب کو پہنچنے والی نقد رقم ہو اور پھر مختلف اوقات میں اس کی ملکیت اور اور بھی رقم آتی رہی ہو، اور یہ رقم پہلی رقم کے نتیجہ میں نہ ہو اور اس پیدا شدہ نہ ہو، بلکہ اس کی حیثیت مستقل ہو مثلا ایک ملازم اپنی ہر تنخواہ سے کچھ رقم ماہانہ بچا کر جمع کرے، یا پھر وراثت یا ہبہ یا جائداد اور مکانات کا کرایہ وغیرہ.

اگر وہ اس کے حق کی تہہ تک پہنچنے کا حریص ہے، اور وہ صرف اتنی زكاة ہی مستحقین کو دینا چاہتا ہے جو اس کے مال میں واجب ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے حساب کتاب کا ایک شیڈول بنائے جس میں اس طرح کی ساری آمدن کی ملکیت کے سال کی ابتداء ظاہر کرے، اور پھر وہ ہر مال پر جیسے ہی اس کا سال مکمل ہو اس کی علیحدہ زكاة ادا کرے.

اور اگر وہ اس کام سے راحت اور آرام چاہتا ہو اور وہ درگزر اور فیاضی کا راستہ اختیار کرے، اور وہ اپنے آپ پر فقراء و مساکین کو ترجیح دینے پر اس کا دل راضی ہو؛ تو اپنی ملکیت میں ساری نقدی کی زكاة اسی وقت ادا کر دے جب پہلے مال کے نصاب پر سال مکمل ہوتا ہو، اور اس میں اجروثواب بھی زیادہ ہے، اور درجات کی بلندی ہے، اور پھر راحت بھی، اور فقراء و مساکین اور باقی مصارف زكاة کے حقوق کا بھی خیال ہے، اور اس سے جو زیادہ ہو وہ

اس کی زکاۃ شمار ہو گی جس کا ابھی سال بھی پورا نہیں ہوا اس کی زکاۃ پہلے ہی ادا ہو جائے گی" انتہی

ماخوذ از: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (9 / 280).

واللہ اعلم .